دعوتِ اسلامی کے شب و روز

بادشاہ کی ماں

عظیمُ المرتبت صحابیہ

حضرتِ بی بی ہند رضی اللہ عنہا کی عظمت و شان

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(المستطرف، ج1، ص40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ	:	بادشاہ کی ماں (حضرتِ بی بی ہند رضی اللہ عنہا کی عظمت وشان)
تصنیف	:	مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی
صفحات	:	26
اشاعتِ اول	:	آن لائن، جمادی الاولیٰ 1445ھ، نومبر 2024ء
پیش کش	:	شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی)

news.dawateislami.net

For More Updates
news.dawateislami.net

بادشاہ کی ماں

عظیمُ المرتبت صحابیہ
حضرتِ بی بی ہند رضی اللہ عنہا کی عظمت وشان

تصنیف

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
05	شفاعتِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	01
05	خوش نصیب اَفراد	02
06	سلسلۂ نسب	03
06	قبولِ اسلام کے اسباب	04
07	دوزخ سے بچانے والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	05
07	سایہ مل گیا	06
08	صحابۂ کرام کی مسجدِ حرام میں عبادت	07
08	بُت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے	08
09	نکاح برقرار رکھا	09
09	مختلف اَوصاف	10
09	خدمات	11
10	عقل مندی	12
10	روایتِ حدیث	13
10	بیعت کا شرف	14

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
12	میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا	15
12	نامَحرم سے ہاتھ مِلانا کیسا؟	16
14	غیر عورتوں سے ہاتھ مِلانے کا عذاب	17
14	دُعائے مغفرت کا حُصُول	18
15	مَردوں سے مُشابَہَت کی مُمانَعت	19
15	مدنی اِنقلاب	20
16	محبت میں اِضافہ ہوگا	21
17	ہم بھی محبت کرتے ہیں	22
18	مسلمان ہوتے ہی شرعی مسئلہ پوچھا	23
19	شوہر کی شکایت کیوں کی؟	24
19	بادشاہ کی ماں	25
21	سلطنتِ مصطفٰے کے پہلے بادشاہ	26
22	بارگاہِ رِسالت میں نذرانہ	27
23	دُعائے مصطفٰے کا فیضان	28
23	خوش آمدید	29

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
30	سفرِ آخرت	24
31	اِسلام پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے	24
32	پچھلے گناہوں کی معافی	25
33	02 فرامینِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	25
34	منقبتِ حضرت ہند رضی اللہ عنہا	26

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

شَفاعَتِ مُصطَفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے مجھ پر صُبح و شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت مِلے گی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

خوش نصیب اَفراد

اللہ پاک کی ساری مخلوق میں نبیوں اور رَسولوں کے بعد اِنسانوں میں سب سے اَفضل اور خوش نصیب وہ ہیں جنہیں رَسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مَرتبۂ صحابیت پر فائز ہوئے۔ اُن میں سے کچھ خواتین و حضرات نے دعوتِ اِسلام کے آغاز میں ہی آگے بڑھ کر دامنِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پناہ لے لی جبکہ بعض حضرات کچھ وَقت کے بعد دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے اور ایک بڑی تعداد وہ ہے جس نے فَتحِ مکّہ کے موقع پر قبولِ اِسلام کی سعادت پائی۔

اُن صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے دَرجے اور مَراتب اگرچہ الگ الگ ہیں، فتحِ مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے والوں کا مرتبہ اُن حضرات سے بڑا ہے جنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا، لیکن اِن دونوں قسم کے صحابۂ کرام اور صحابیات علیہمُ الرّضوان سے متعلق اللہ پاک کا یہ وعدہ ہے ﴿وَ كُلًّا

[1] … مجمع الزوائد، 10/ 163، حدیث: 17022

www.dawateislami.net

وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ترجمہ: اور اُن سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔[1]

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی دوسری قسم میں سے ایک عظیم ہستی حضرتِ سیّدنا ابوسفیان رضی اللہُ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حضرتِ سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرتِ سیّدتنا ہند رضی اللہُ عنہا ہیں۔

سلسلۂ نسب

حضرتِ ہند رضی اللہُ عنہا کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

ھِنْد بِنْت عُتْبَۃ بْن رَبِیْعَۃ بْن عَبْدِ شَمس بن عبدِ مَناف[2]

عبدِ مَناف سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلۂ نسب میں بھی شامل ہیں۔ یوں عبدِ مَناف پر آکر آپ رضی اللہُ عنہا کا سلسلۂ نسب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلۂ نسب سے مِل جاتا ہے۔

شارحِ بخاری مفتی محمد شریفُ الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

اُن کا نسب عبدِ مَناف پر جاکر نَسبِ نبوی سے مل جاتا ہے۔ یہ عُتبہ بن ربیعہ بن عبدِ شمس بن عبدِ مَناف کی بیٹی تھیں۔ بہت ذَہین، عقلمند، جَری (بہادر) خاتون تھیں۔[3]

قبولِ اسلام کے اسباب

حضرتِ ہند رضی اللہُ عنہا کے دِل میں اِسلام کی محبت اور قبولِ اسلام کی چاہت کیسے پیدا ہوئی، اس کے مختلف اَسباب بیان کئے گئے ہیں:

---

1 … پ27، الحدید: 10

2 … الاستیعاب، 4/474

3 … نزہۃ القاری، 3/528

www.dawateislami.net

(1) دوزخ سے بچانے والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

ایک رات آپ نے خواب دیکھا کہ آپ کے چاروں طرف اَندھیرا ہی اَندھیرا ہے، پہاڑ زمین وغیرہ کچھ دِکھائی نہیں دیتا، پھر اچانک ایک روشنی نمودار ہوئی جس سے اندھیرا دور ہوگیا۔ اِتنے میں اِنہوں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِنہیں بُلا رہے ہیں۔ دوسری رات اِنہوں نے پھر خواب دیکھا کہ یہ ایک راستے پر موجود ہیں، ان کی سیدھی جانب ھُبَل نامی بُت جبکہ اُلٹی طرف یَسَاف نامی بُت ہے اور دونوں اُنہیں اپنی طرف بُلا رہے ہیں۔ اچانک نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِن کے سامنے ظاہر ہوئے اور فرمایا: اِس طرف آجاؤ۔ تیسری رات اِنہوں نے خواب دیکھا کہ یہ دوزخ کے کنارے پر موجود ہیں اور کچھ لوگ اِنہیں دوزخ میں دھکیل رہے ہیں۔ ھُبَل نامی بُت اِن سے کہتا ہے: دوزخ میں داخل ہوجاؤ۔ اتنے میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھینچ کر اِنہیں دوزخ سے دور کردیتے ہیں۔

تین راتوں تک یہ خواب دیکھ کر آپ پر خوف طاری ہوا اور آپ نے خود سے کہا کہ مجھ پر معاملہ واضح کردیا گیا ہے۔ پھر آپ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اِسلام قبول کرکے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ (1)

(2) سایہ مل گیا:

امام محمد بن عبدالباقی زُرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

حضرتِ ہند رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں خواب میں دیکھا کرتی تھی کہ میں دھوپ

(1) ... تاریخ دمشق، 70/177

www.dawateislami.net

میں کھڑی ہوں اور سایہ میرے قریب ہے لیکن میں اُس تک نہیں پہنچ سکتی، جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ گویا میں سائے میں آگئی ہوں۔[1]

(3) صحابۂ کرام کی مسجدِ حرام میں عبادت:

حضرتِ ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سامنے جب قبولِ اِسلام کا اِرادہ ظاہر کیا تو اُس کی وجہ یہ بیان کی: اللہ کی قسم! آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ مسجدِ حرام میں اللہ پاک کی ویسی عِبادت کی گئی ہو جیسے عِبادت کا حق ہے۔ مسلمانوں نے پوری رات نماز پڑھتے ہوئے قِیام، رُکوع اور سُجُود کی حالت میں گزاری ہے۔[2]

مفتی محمد شریف الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

اِن کے دل میں اِسلام جاگزیں ہونے کا ایک سبب یہ بھی لکھا ہے کہ اِنہوں نے فتحِ مکہ کے بعد صحابۂ کرام کو رات میں مسجدِ حرام میں عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو یہ کہا کہ اس رات سے پہلے کماحقہ اللہ کی عبادت اس مسجد میں نہیں ہوئی۔ بخدا! لوگوں نے پوری رات نماز، قیام، رکوع و سجود میں گزار دی۔[3]

بُت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک بُت تھا جسے رومال سے ڈھانپ کر رکھا جاتا تھا۔

---

1 ... زرقانی علی المواھب، 3/426

2 ... الاصابۃ، 8/347

3 ... نزہۃ القاری، 3/529

www.dawateislami.net

اِسلام قبول کرنے کے بعد جب آپ گھر واپس پہنچیں تو ایک ہتھوڑا لے کر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس سے کہا: تیری وجہ سے ہم اتنے عرصے سے دھوکے میں مبتلا تھے۔[1]

بتوں کو پوجنے والے بنے دَم میں خدا والے
زبانِ پاک سے جس دَم سنا دعویٰ نبوت کا [2]

نکاح برقرار رکھا

حضرتِ ہند رضی اللہُ عنہا نے اپنے شوہر حضرتِ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام قبول کیا اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِن دونوں کے سابقہ نکاح کو برقرار رکھا۔[3]

مختلف اوصاف

آپ رضی اللہ عنہا فصیح و بلیغ اور جرأت مَند تھیں۔ آپ کو شاعری سے بھی شَغَف تھا اور اَشعار کہا کرتی تھیں۔[4]

خدمات

(حضرت ہند رضی اللہ عنہا) عہدِ فاروقی میں غزوۂ قادسیہ و یَرمُوک میں بڑی مجاہدانہ شان سے شریک رہیں (اور) بڑی خدمتِ اسلام کی۔[5]

جنگِ یرموک کے دوران آپ رضی اللہ عنہا مجاہدین کو رُوم کے کُفّار کے خلاف جہاد پر

---

1 ... الاعلام، 8/98، سبل الہدی والرشاد، 5/255

2 ... قبالۂ بخشش، ص40

3 ... عمدۃ القاری، 14/371

4 ... الاعلام للزرکلی، 8/98

5 ... مراٰۃ المناجیح، 6/174

www.dawateislami.net

اُبھارتی رہیں۔[1]

غزوۂ یَرمُوک میں (آپ رضی اللہ عنہا نے) بڑی بہادری سے جہاد کیا۔ اس غزوہ کی فتح کا سہرہ آپ کے سر رہا، اُحُد کے دن کا بدلہ کر دیا، ان کا احترام (کرنا) چاہیئے۔[2]

عقل مندی

شارحِ بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہندہ رضی اللہ عنہا قبلِ اسلام اگرچہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَعداء (دشمنوں) میں (سے) تھیں مگر اسلام کے بعد مُخلِصہ مؤمنہ ہوئیں، قبلِ اسلام انہوں نے جو کچھ کیا تھا وہ سب عَفو (معاف) ہو گیا۔ یہ دنیا کی عقلمند ترین عورتوں میں سے ایک ہیں۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں وَاصِل بحَق ہوئیں (یعنی انتقال فرمایا)۔[3]

روایتِ حدیث

حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں جبکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کی ہے۔[4]

بیعت کا شرف

تفسیر صراط الجنان، جلد 10، صفحہ 118 پر ہے:

جب سرکارِ دو عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتحِ مکہ کے دن مردوں کی بیعت لے کر فارغ

---

1 ... الاعلام للزرکلی، 8/98
2 ... مراٰۃ المناجیح واجمال، 8/97
3 ... نزہۃ القاری، 4/655
4 ... تاریخ دمشق، 70/166

ہوئے تو کوہِ صَفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نیچے کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے۔ اسی دوران حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ہند بنتِ عتبہ رضی اللہ عنہا ڈرتے ڈرتے بُرقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئیں کہ پہچانی نہ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ پاک کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی۔ حضرت ہند نے سر اٹھا کر کہا: آپ ہم سے وہ عہد لے رہے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اُس دن مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور چوری نہ کرو گی۔ حضرت رضی اللہ عنہا نے عرض کی: حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ خرچ کرنے میں کمی کرنے والے آدمی ہیں اور میں نے اُن کا مال ضرور لیا ہے، میں نہیں سمجھتی کہ مجھے حلال ہوا یا نہیں۔ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ وہاں حاضر تھے، اُنہوں نے کہا: جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے گی سب حلال ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: تو ہند بنتِ عتبہ ہے؟ عرض کی: جی ہاں! مجھ سے جو کچھ قصور ہوئے ہیں وہ معاف فرما دیجئے۔ پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور بدکاری نہ کرو گی۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے، جب وہ بڑے ہوگئے تو آپ نے انہیں قتل کر دیا، اب آپ جانیں اور وہ جانیں۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے یہ اس لئے کہا کہ ان کا لڑکا حنظلہ بن ابو سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو

بہت ہنسی آئی۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑو گی۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: خدا کی قسم! بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہمیں نیک باتوں اور اچھی خصلتوں کا حکم دیتے ہیں ۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: کسی نیک بات میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نافرمانی نہ کرو گی۔ اس پر حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: اس مجلس میں ہم اس لئے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں۔ عورتوں نے ان تمام اُمور کا اقرار کیا اور 457 عورتوں نے بیعت کی۔[1]

میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا

بیعت کے موقع پر حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ سے ہاتھ ملا سکتی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اِنِّیۡ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ یعنی میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ مزید فرمایا: میرا ایک سو عورتوں سے کچھ کہنا ایسے ہی ہے جیسے ایک عورت سے کہنا۔[2]

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کی ایک دوسری روایت کے تحت فرماتے ہیں:

آپ سمجھیں کہ بغیر مصافحہ بیعت ہوتی ہی نہیں۔ جوابِ عالی کا خلاصہ یہ ہے کہ عورتوں سے بیعت صرف کلام سے لی جاتی ہے اور ایک عورت سے بیعت، سو عورتوں

1 ... تفسیر خازن، 4/260
2 ... طبقات کبری، 8/188

www.dawateislami.net

سے بیعت ایک ہی کلام شریف سے ہو جاتی ہے۔[1]

نامحرم سے ہاتھ ملانا کیسا؟

بدقسمتی سے آج کل نامحرم مرد و عورت کے درمیان ہاتھ ملانے کا رواج مسلمانوں میں بھی بڑھتا جارہا ہے۔اس بارے میں چند علمائے کرام کے فرامین ملاحظہ فرمایئے:

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے جب عورت کے چوڑیاں بیچنے والے کے ہاتھوں چُوڑیاں پہننے کے بارے میں حکمِ شرعی دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: حرام حرام حرام ہے،ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے،اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے، جو مرد اپنی عورَتوں کے ساتھ اسے رَوا (برقرار) رکھتے ہیں وہ دَیّوث (بے غیرت) ہیں۔[2]

صدرُالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان سے (یعنی غیر عورتوں سے) مصافحہ (ہاتھ ملانا) جائز نہیں اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بوقت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔[3]

ایک مقام پر لکھتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردوں سے بیعت لیتے تو مصافحہ فرما کر بیعت لیتے مگر عورتوں سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے، صرف کلام سے بیعت فرماتے کیونکہ غیر عورت کو ہاتھ لگانا

---

1 ... مرآۃ المناجیح، 5/622

2 ... فتاوی رضویہ، 22/247

3 ... بہارِ شریعت، 3/446، حصہ:16

www.dawateislami.net

حرام ہے خواہ پیر ہو یا عالم یا شیخ یا کوئی اور۔ مشائخ کو چاہیے کہ عورتوں سے اس طرح (یعنی زبانی) بیعت لیا کریں۔[1]

غیر محرم مرد و عورت کے ہاتھ ملانے کا عذاب پڑھیئے اور بارگاہِ خداوندی میں سچے دل سے توبہ کیجئے:

غیر عورَتوں سے ہاتھ ملانے کا عذاب

حضرت فقیہ ابو اللَّیث سَمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نَقل فرماتے ہیں: دُنیا میں اَجْنَبِیَّہ عورت سے ہاتھ مِلانے والا بَروزِ قِیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے ہاتھ اُس کی گردن میں آگ کی زنجیروں کے ساتھ بندھے ہوں گے۔[2]

دعائے مغفرت کا حصول

حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا ان خوش نصیب خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے فتحِ مکہ کے موقع پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیعت کرنے کی سعادت پائی اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعائے مغفرت پائی۔

اللہ پاک کا فرمانِ عالی شان ہے: "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ" ترجمۂ کنزالعرفان: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ

---

1 … مراٰۃ المناجیح، 5/620

2 … قرۃ العیون، ص389

ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔ بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔[1]

مردوں سے مُشابَہَت کی مُمانَعت

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یَانَبِیَّ اللّٰہِ بَایِعْنِی یعنی اے اللہ کے نبی! مجھے بیعت کر لیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں تمہیں بیعت نہ کروں گا جب تک اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دو (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لو)۔ تمہارے ہاتھ گویا درندے کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں (یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔[2]

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی تمہارے ہاتھ مردوں کی طرح سفید ہیں، ان میں مہندی سے رنگ کرو پھر بیعت کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردوں کی طرح چِٹّے (سفید) ہاتھ رکھنا مکروہ ہیں۔[3]

مدنی انقلاب

سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لمحہ بھر کی صحبت اور آپ کی خدمت میں ایک گھڑی کی حاضری دلوں کی دنیا میں مدنی انقلاب برپا کر دیتی اور نفرت و عداوت کے

---

1 … پ28، الممتحنۃ:12

2 … ابوداوٗد، 4/104، حدیث:4165، بہارِ شریعت، 3/593، حصہ:16

3 … مرآۃ المناجیح، 6/175

www.dawateislami.net

جذبات کو عشق و محبت میں بدل دیتی ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند رضی اللہُ عنہا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! پہلے مجھے روئے زمین پر آپ کے گھر والوں سے بڑھ کر کسی کے گھر والوں کی ذلت و خواری محبوب نہ تھی لیکن اب روئے زمین پر آپ کے اہلِ خانہ سے زیادہ کسی کی عزت میرے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وَاَيْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ وَاَيْضًا یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ابھی یہ محبت اور بڑھے گی۔[1]

محبت میں اضافہ ہوگا

امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا امام مَعمَر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مبارک جملے: وَاَيْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ وَاَيْضًا کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: لَيَزْدَادَنَّ یعنی یہ محبت مزید بڑھے گی۔[2]

سراج الدین امام عمر بن علی شافعی المعروف حافظ ابنِ مُلَقِّن رحمۃُ اللہِ علیہ اس جملے کی تشریح میں فرماتے ہیں: قَالَهٗ تَصْدِيْقًا لَهَا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات حضرت ہند رضی اللہُ عنہا کی تصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرمائی۔[3]

---

1 ... بخاری، 2/567، حدیث: 3825

2 ... معجم کبیر، 25/71، حدیث: 171

3 ... التوضیح لشرح الجامع الصحیح، 20/440

www.dawateislami.net

شارحِ بخاری امام بدرُ الدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ اس جملے کی شرح میں فرماتے ہیں: وَسَتَزِیْدِیْنَ مِنْ ذٰلِكَ اِذْ یَتَمَكَّنُ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِكِ فَیَزِیْدُ حُبُّكِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَصْحَابِهٖ یعنی یہ محبت مزید بڑھے گی اس لئے کہ ایمان تمہارے دل میں گھر کر گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ سے تمہاری محبت بڑھتی رہے گی۔[1]

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی ابھی تم کو مجھ سے محبت اور بھی زیادہ ہو گی، جس قدر تمہارا ایمان کامل ہوتا جائے گا اسی قدر میری محبت بڑھتی جائے گی۔[2]

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں [3]

ہم بھی محبت کرتے ہیں

شارحینِ حدیث نے فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَاَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ وَاَیْضًا کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا ہے: ہمارا بھی یہی حال ہے کہ ہم پہلے تم سے نفرت کرتے تھے، اب محبت کرتے ہیں۔[4]

اے عاشقانِ رسول! یوں تو ہر صاحبِ ایمان نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ مسلمان کتنا خوش نصیب ہے جس سے خود اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ

1 ... عمدۃ القاری، 15/693
2 ... مراٰۃ المناجیح، 5/159
3 ... حدائقِ بخشش، ص94
4 ... مراٰۃ المناجیح، 5/159، عمدۃ القاری، 15/693

www.dawateislami.net

وسلَّم محبت فرمائیں۔ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو [1]

مسلمان ہوتے ہی شرعی مسئلہ پوچھا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ امِ معاویہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیحٌ فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا یعنی ابوسفیان خرچ کرنے میں کمی کرنے والے انسان ہیں، اگر میں چپکے چپکے ان کے مال میں سے کچھ لے لوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خُذِی اَنْتِ وَبَنُوكِ مَا یَكْفِیكِ بِالْمَعْرُوفِ یعنی تم اور تمہارے بچے عُرف کے مطابق اتنا لے سکتے ہیں جو تمہارے لئے کافی ہو۔[2]

حدیثِ زیرِ بحث ان کے حُسنِ اسلام کی دلیل ہے۔ عورتوں میں بلا اجازت شوہر کا مال خرچ کرنے کی عادت ہوتی ہے اور اسے عیب بھی نہیں مانا جاتا مگر اسلام نے چند منٹ میں وہ خوفِ خدا پیدا کردیا کہ انہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ بھی گناہ نہ ہو۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مرد پر واجب ہے کہ عُرف کے مطابق اپنے اہل و عیال کو نان نفقہ دے، حتی کہ اگر وہ کوتاہی کرے تو عورت بقدرِ کفایت اس کی اجازت کے بغیر بھی لے سکتی ہے۔[3]

---

1 ... ذوقِ نعت، ص206
2 ... بخاری، 2/46، حدیث: 2211
3 ... نزہۃ القاری، 3/527

www.dawateislami.net

شوہر کی شکایت کیوں کی؟

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں، مثلاً یہ کہ فلاں شخص نے مجھ پر یہ ظلم وزیادتی کی ہے، تاکہ حاکم اس کا انصاف و دادرسی کرے۔ اسی طرح مفتی کے سامنے اِستِفتا پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کیا ہے، اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے، بلکہ یوں کہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ یہ کیا، بلکہ زید و عَمرو سے تعبیر کرے، جیسا کہ اس زمانہ میں استفتا (فتوی معلوم کرنے) کی عُموماً یہی صورت ہوتی ہے، پھر بھی اگر نام لے دیا جب بھی جائز ہے، اس میں بھی قَباحت نہیں۔

جیسا کہ حدیثِ صحیح میں آیا کہ ہند نے ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ مال خرچ کرنے میں کمی کرنے والے ہیں، اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جبکہ میں اُن کی لاعلمی میں کچھ لے لوں، ارشاد فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو عُرف کے ساتھ تمھارے اور بچوں کے لیے کافی ہو۔[1]

بادشاہ کی ماں

حضرت ہند رضی اللہ عنہا کی شادی پہلے سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چچا فاکھ بن مغیرہ سے ہوئی تھی۔ فاکھ بہت فیاض اور مہمان نواز تھا، اس کے گھر لوگ اجازت لئے بغیر چلے جایا کرتے تھے۔ ایک دن فاکھ ہندہ کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر کسی

---

1 ... بہارِ شریعت، 3/535، حصہ 16:

www.dawateislami.net

کام سے چلا گیا، اس دوران ایک شخص آیا، اندر جا کر جب اس نے دیکھا کہ ایک عورت اکیلی ہے تو وہ الٹے قدموں باہر بھاگا، اسی دوران فاکہ واپس آگیا۔ اس شخص کو بھاگتے دیکھ کر فاکہ بدگمانی کا شکار ہوا اور جا کر حضرت ہندہ سے پوچھا: یہ تیرے پاس کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے کچھ پتہ نہیں۔ اس پر فاکہ نے انہیں ان کے میکے واپس بھیج دیا اور اس بات کو لوگوں میں پھیلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ہندہ کے باپ عتبہ تک پہنچی تو اس نے تنہائی میں ان سے کہا: اے بیٹی! تیرے بارے میں افواہ پھیلی ہے، اگر یہ صحیح ہے تو مجھے بتادے، میں فاکہ کو ختم کرادوں، اور اگر یہ بات جھوٹی ہے تو پھر یمن کے کسی کاہِن کے پاس چل کر فیصلہ کرالیں۔ آپ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ جھوٹ ہے اور میں پاک دامن ہوں۔

اب عتبہ نے فاکہ سے کہا کہ تو نے میری بیٹی پر بہت بڑا الزام لگایا ہے، یمن کے کسی کاہن (جنّوں سے دریافت کرکے غیب کی خبریں یا قسمت کا حال بیان کرنے والے) کے پاس چل۔ فاکہ تیار ہوگیا اور اپنے قبیلے بنی مخزوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ چلا، عتبہ بھی اپنی بیٹی اور قبیلے کے لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب یمن قریب آیا تو عتبہ نے دیکھا کہ اس کی بیٹی گھبرائی ہوئی ہے اور چہرے کا رنگ بدل گیا ہے، اس نے جب وجہ پوچھی تو بیٹی نے جواب دیا: میں اس لئے گھبرا رہی ہوں کہ ہم ایک انسان کے پاس جا رہے ہیں جو ٹھیک باتیں بھی بتاتا ہے اور غلط بھی، مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھ پر داغ نہ لگادے، پھر میں پورے عرب میں بدنام ہوجاؤں گی۔ عتبہ نے کہا: میں کاہن کی آزمائش کے لئے ایک چیز چھپا دیتا ہوں، پہلے اسے آزماؤں گا پھر تمہارا معاملہ پیش کروں گا۔

جب کاہن کے پاس پہنچے تو اس نے اعزاز کے ساتھ ان کی مہمان نوازی کی، اونٹ ذبح کر کے انہیں کھلایا۔

عتبہ نے اپنی بیٹی کا معاملہ پیش کرنے سے پہلے کاہن کو آزمایا جس میں وہ کامیاب رہا۔ اب عتبہ نے کاہن سے کہا: ان عورتوں کو دیکھو۔ کاہن ہر ایک عورت کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اور کہتا: یہ وہ نہیں ہے، یہاں تک کہ جب حضرت ہندہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو کہا:

کھڑی ہوجا پاک صاف، تو بدکار نہیں ہے، تو ایک بادشاہ کو جنے گی جس کا نام معاویہ ہوگا۔

یہ سن کر فاکھ نے ہندہ کو واپس لانے کی کوشش کی لیکن آپ نے انکار کر دیا اور اس کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے شادی کی۔[1]

سلطنتِ مصطفٰے کے پہلے بادشاہ

صَدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اوّل مُلوکِ اسلام (یعنی مسلمان بادشاہوں میں سے پہلے) ہیں، اسی کی طرف توراتِ مقدّس میں اشارہ ہے کہ: مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُهَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وہ نبی آخِرُ الزماں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔[2] تو امیرِ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سلطنت ہے۔[3]

---

1 ... تاریخ الخلفاء، ص157، تاریخ دمشق، 70/168، المستطرف، 2/154، نزہۃ القاری، 3/528

2 ... مستدرک، 3/525، حدیث: 4300

3 ... بہار شریعت، 1/258، حصہ: 01

ضروری وضاحت

یاد رہے کہ اوپر ذکر کردہ واقعہ قبلِ اسلام کا ہے۔ہمارے پیارے دین اسلام میں کسی کاہن یا نجومی کے پاس جانا اور اس سے غیب کی خبر معلوم کرنا سختی سے منع ہے۔

بارگاہِ رسالت میں نذرانہ

قبولِ اسلام کے بعد حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کے ذریعے بارگاہِ رِسالت میں بکری کے 2 بُھنے ہوئے بچوں کا تحفہ پیش کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اس وقت اَبطَح[1] کے مقام پر جلوہ فرما تھے۔لونڈی نے خیمے کے باہر حاضر ہو کر سلام کیا اور حاضری کی اجازت طلب کی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی۔اس وقت مبارک خیمے میں ام المؤمنین حضرت بی بی ام سلمہ ، ام المؤمنین حضرت بی بی میمونہ رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر خواتین بھی موجود تھیں۔لونڈی نے عرض کیا:میری مالکن نے یہ نذرانہ پیش کیا ہے اور معذرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان دنوں میں ہماری بکریوں نے کم بچے دیئے ہیں(ورنہ اس سے زیادہ حاضرِ خدمت کیا جاتا)۔اس موقع پر رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ان کے لئے یہ دعا فرمائی:بَارَكَ اللهُ لَكُمْ فِيْ غَنَمِكُمْ وَاَكْثَرَ وَالِدَتَهَا یعنی اللہ پاک تمہاری بکریوں میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اولاد میں اضافہ فرمائے۔

---

1 ... اَبطَح:یہ جگہ جنت معلی سے کچھ آگے مِنٰی کی جانب ہے جسے وادئ مُحَصَّب اور بطحاء بھی کہا جاتا ہے،اسی نسبت سے حضور(صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کو اَبْطَحِی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/1)

www.dawateislami.net

دعائے مصطفٰی کا فیضان

بارگاہِ رسالت میں تحفہ لانے والی لونڈی نے واپس جاکر جب حضرت ہند رضی اللہ عنہا کو اس دعائے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خبر دی تو آپ بہت خوش ہوئیں۔لونڈی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے ہماری بکریوں اور ان کے بچوں میں وہ برکت دیکھی جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: هٰذَا دُعَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَبَرَكَتُهٗ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ یعنی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی دعا کی برکات ہیں. تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔[1]

خوش آمدید

ایک روایت کے مطابق قبولِ اسلام کے بعد حضرت ہند رضی اللہ عنہا مقامِ اَبْطَح میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے اپنے پسندیدہ دین کو غالب فرمایا تاکہ مجھے آپ کی رحمت حاصل ہو جائے۔ میں اللہ پاک پر ایمان لانے اور اس کے دین کی تصدیق کرنے والی عورت ہوں۔اس کے بعد آپ نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹاکر عرض کیا: میں ہند بنتِ عتبہ ہوں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: مَرْحَبًا بِكِ یعنی تمہارے لئے خوش آمدید ہے۔[2]

---

1 ... تاریخ دمشق، 70/184

2 ... زرقانی علی المواہب، 3/426

www.dawateislami.net

سفرِ آخرت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے دوران سن 14 ہجری میں ایک ہی دن حضرت ہند رضی اللہ عنہا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔[1]

جبکہ بعض روایات کے مطابق آپ رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔[2]

اسلام پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

دینِ اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب کوئی انسان اسلام قبول کرتا ہے تو جو گناہ اس نے پچھلی زندگی میں کئے ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ کسی مسلمان سے قبولِ اسلام سے پہلے ظاہر ہونے والے معاملات کی وجہ سے اس پر تنقید کرنا، برا بھلا کہنا منع ہے۔ جب اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پچھلی غلطیوں کو معاف فرما دیا تو کسی اور کو کیا حق پہنچتا ہے کہ ان کی گرفت کرے۔

جب کسی عام مسلمان سے متعلق بھی یہ حکم ہے تو بھلا وہ خوش نصیب جنہیں قبولِ اسلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ صحابیت کے مقام پر فائز ہوئے، ان کے قبلِ اسلام کے افعال کی بنیاد پر ان کی بے ادبی کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

---

1 ... مرقاۃ المفاتیح، 8/243، تحت الحدیث: 4466، زرقانی علی المواہب، 2/440

2 ... الاصابۃ، 8/347

www.dawateislami.net

اس بات کی وضاحت کے لئے قراٰنِ کریم کی ایک آیت اور 2 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ فرمایئے:

پچھلے گناھوں کی معافی

پارہ 9، سورۃ الاَنفال، آیت 38 میں اللہ پاک کا فرمان ہے: قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ترجمۂ کنزُ العرفان: تم کافروں سے فرماؤ کہ اگر وہ باز آ گئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا۔

تفسیر:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کر لے تو اس کا پہلا کفر اور حالتِ کفر میں کئے گئے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں۔[1]

02 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم:

(1) حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب اسلام قبول کرنے کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ کر عرض کی: میں اس شرط پر اسلام قبول کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دی جائے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ یعنی کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام قبول کرنا پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔[2]

شرحِ حدیث:

یعنی حقوق اللہ سے متعلق گناہ معاف ہو جاتے ہیں البتہ حقوق العباد معاف نہیں

---

1 ... صراط الجنان، ج3، ص557

2 ... مسلم، ص70، حدیث: 321

ہوتے۔[1] بندوں کے جو حقوق اسلام قبول کرنے والے پر لازم تھے اور انہیں ادا نہ کر سکا تھا، وہ معاف نہیں ہوں گے، مثلاً کسی سے قرض (Loan) لیا تھا تو اسلام لانے کے بعد بھی اسے ادا کرنا ہو گا۔[2]

منقبتِ حضرت ہند رضی اللہ عنہا

جنابِ حضرتِ ہند ہیں صحابیہ بیشک	خدا نے ان کا عُلیٰ مرتبہ کیا بیشک
کیا قبول تھا اسلام ،ہیں مسلماں وہ	کرم خدا کا ہوا جب مِٹی خطا بیشک
گرا کے بت کو زمیں بوس بھی کیا دَم میں	نبی کے نام پہ دل ہوگیا فدا بیشک
صحابی ان کے ہیں شوہر جنابِ بوسفیاں	سُسر رسول کے پیارے ہیں خوش ادا بیشک
پِسَر معاویہ ان کے صحابی و سلطاں	بنے وہ کاتبِ وحیِ خدا،شہا بیشک
ولی و غوث سے بالا مقام ہے ان کا	صحابیت کا شرف ان کو مل گیا بیشک
بھلائی کا کیا وعدہ خدا نے ہے ان سے	خدا سے یہ ہوئے راضی، ہوا خدا بیشک
کہا نبی نے ستارے صحابہ ہیں سارے	نجات کا ہوا بیڑا ہے آل کا بیشک
کرے جو طعن صحابہ پہ ہے بڑا بے ایماں	خدا کے قہر کا حقدار وہ ہوا بیشک
کروں نہ کیوں میں بیاں ذوالفقار رِفعت کو	خدا رسول نے خود بھی ہے کی ثنا بیشک

1 ... فیض القدیر، 3/233، تحت الحدیث: 3064

2 ... اسلام کی بنیادی معلومات، ص5

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجیے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر "نیک اَعْمال" کا رِسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجیے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے "مَدَنی قافِلوں" میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔

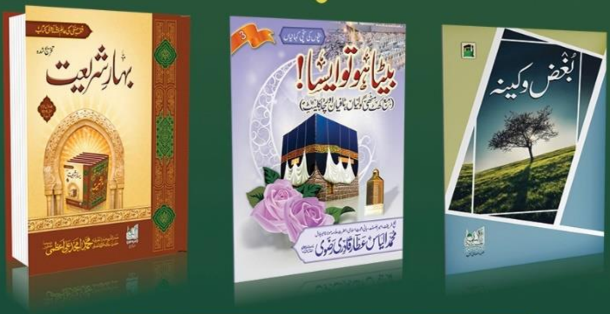

For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net